حرام کمائی کو مسجد وغیرہ پر خرچ کرنا کا ثواب ملے گا ؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی کی ساری کمائی ناجائز ہوتو کیا اگر وہ مسجدبنانے یا کنواں کھدوانے کے لیے ایسی رقم خرچ کرتا ہے تو وہ قبول ہوگی اور اسے اس پر ثواب ملے گا؟

سائل:محمد - برمنگھم (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّاب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَاب

مال حرام اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بالکل قبول نہیں اور نہ ہی اس پر ثواب ہے اور اللہ عزوجل طیب پاک مال کو ہی قبول فرماتا ہے۔جیساکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ" اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔

(القرآن الکریم سورۃ البقرۃ:267)

اورناپاک و خبیث چیز کے خرچ سے منع فرماتا ہے : وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ تُنْفِقُوْنَ ۔اور خبیث چیزوں کا قصد نہ کیا کرو کہ اس میں سے ہماری راہ میں اٹھاؤ(یعنی خرچ کرو)۔

(القرآن الکریم سورۃ البقرۃ:267)

اور رسول کریم ﷺ نے صراحتاً ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل صرف پاک کو ہی قبول فرماتا ہے جیساکہ بخاری ، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں : " **مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلاَ يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ** "جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالٰی نہیں قبول فرماتا مگر پاک کو تو حق جلا وعلا سے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۸۹ رقم الحدیث 1410)

محدث ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں تخریج کی اور امام حاکم نے مستدرک میں دراج کے طریقے سے ابوحجیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا : نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ، وَكَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ"جو حرام مال جمع کرے پھر اسے خیرات میں دے اس کے لئے ثواب کچھ نہ ہوگا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔

(المستدرک للحاکم کتاب الزکوٰۃ دارالفکر بیروت ۱ /۳۹۰ رقم الحدث 1440)

سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمدرضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک اسی طرح سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:زنہار مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہ خدا میں صرف کرنا روا۔ نہ اس پر ثواب ہے بلکہ نرا وبال ہے۔

اور مزید آگے فرماتے ہیں : اور وہ جو علماء فرماتے ہیں کہ جس کے پاس مال حرام ہو اور مالک معلوم نہ رہیں یا بے وارث مرجائیں تو ان کی طرف سے تصدق کردے اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ صدقہ مقبولہ ہے یا ارادہ خود میں صرف کرنا ٹھہرے گا یا اس پر انفاق فی سبیل اللہ کا ثواب پائے گا بلکہ وجہ یہ ہے کہ جب اس میں تصرف حرام ہو اور مالک

تک پہنچانہیں سکتا نا چار اس کی نیت سے فقیر کو دے دے کہ اللہ جلالہ، کے پاس امانت رہے اور وہ روز قیامت مالک کو پہنچادے۔

فتاوٰی ہندیہ میں متفرق مسائل غصب کے آخر میں الغایہ سے منقول ہے :"عن الغایۃ رجل لہ خصم فمات ولاوارث لہ یتصدق عن صاحب الحق المیت بمقدار ذٰلک لیکون ودیعۃ عنداللہ تعالٰی فیوصل الی خصمائہ یوم القیمۃ "

ایک شخص کا فریق مخالف مرگیا کہ جس کا کوئی وارث نہیں، یہ شخص صاحب حق میت کی طرف سے (جتنا مال میت کا اس کے پاس موجود ہے) اتنی مقدار خیرات کردے تاکہ یہ خیرات کردہ مال اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں بطور امانت رہے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالٰی اس کے مخالف تمام مدعیوں کو وہ مال پہنچادے۔

(فتاوٰی ہندیہ کتا ب الغصب باب المتفرقات نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۱۵۷)

اور آگے مزید فرماتے ہیں --بلکہ علماء فرماتے ہیں جو حرام مال سے تصدق کرکے اس پر ثواب کی امید رکھے کافرہو جائے۔خلاصہ میں ہے: "رجل تصدق من الحرام ویرجوا الثواب یکفر " کسی شخص نے حرام مال سے صدقہ کیا اور اس پر ثواب کی امید رکھتاہے تو وہ کافر ہوجائے گا۔

(خلاصہ الفتاوٰی کتاب الکراہیۃ الجنس السابع مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴ /۳۸۷)

عالمگیریہ میں ہے :" لوتصدق علی فقیر شیئا من المال الحرام و یرجوا الثواب یکفر "اگر فقیر پر حرام مال میں سے کچھ صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھتاہے تو وہ کافر ہوجائے گا۔

(فتاوٰی ہندیہ کتاب السیر الباب التاسع نورانی کتب خانہ پشاور ۲ /۲۷۲/ فتاوی رضویہ ج 21 ص 109 سے 111)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 8-7-2018

Will one be rewarded by using harām earnings on a masjid, etc?

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: If the earnings of someone are completely impermissible, and he spends some of it on making a mosque or digging a well [i.e. providing a water supply], then will this be accepted and will such person receive reward?

Questioner: Muhammad from Birmingham, U.K,

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِكِ الوَهاب اللهم هدايةَ الحَق والصواب

Unlawful wealth is absolutely not accepted in the Majestic Court of Allāh Almighty and nor is there any reward for this; Allāh Almighty accepts only pure wealth. Just as Allāh Almighty states,

{يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ}

{O believers! Spend from your lawful earnings}

[Sūrah al-Baqarah, v 267]

He ﷻ has prohibited from spending that which is impure and filthy,

{وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ}

{And do not intend in particular to give (in charity) from that which is defective}

[Sūrah al-Baqarah, v 267]

Also, the Messenger of Allāh ﷺ has clearly stated that Allāh Almighty accepts only pure wealth. Just as it is stated in Sahīh al-Bukhārī, Sahīh Muslim, Jāmi' al-Tirmidhī, Sunan Nasā'ī & Sunan Ibn Mājah which is narrated by Sayyidunā Abū Hurayrah, may Allāh be pleased with him, that,

" مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلاَ يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ"

"If one give in charity what equals one date-fruit from honestly earned money - and Allāh Almighty accepts only honestly earned money - Allāh Almighty takes it in His Divine Right Hand of Power."

[Sahīh al-Bukhārī, vol 1, pg 189, Hadīth no 1410]

Muhaddith Ibn Khuzaymah and Ibn Hibbān derived in their own Sahīhs and Imām Hākim narrated from Sayyidunā Abū Hujayrah, may Allāh be pleased with him, in the form of Idrāj [mudraj][1] that he said that the Noble Prophet ﷺ states that,

"وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ، وَكَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ"

"Whosoever gathers unlawful wealth and then donates it as charity, he will not receive any reward, but will face its consequences & sin."

[al-Mustadrak li al-Hākim, vol 1, pg 390, Hadīth no 1440]

Sayyidī Āla Hazrat, Imām e Ahle Sunnat, Imām Ahmad Razā Khān, may Allāh Almighty shower countless mercies upon him, states in an answer to a similar question to this that on no account is harām wealth worthy of being accepted, nor is it right to spend it in the path of the Lord Almighty, nor is there any reward for it; rather utter misfortune.

He further goes on to state that and that which scholars say regarding whosoever possesses harām wealth (for example he has stolen money from someone) but does not remain aware of the owner, or he passes away without any inheritors, then they are to donate it as charity on their behalf - the meaning of this is not that this charity is accepted, or that spending it will be considered in terms of their intention only from their own selves, or will attain reward for spending it in the way of Allāh. Rather, the reason is that when spending it is unlawful and it cannot be passed on to the owner, there is no other alternative; one is to give it with his intention to a faqīr [poor person] - as it remains as a safeguard with Allāh Almighty, and on the Day of Judgement it will reach its owner.

It has been mentioned in Fatāwā Hindiyyah at the end of the miscellaneous matters of unlawful seizure, from [the word] الغایہ,

"عن الغایۃ رجل لہ خصم فمات ولاوارث لہ یتصدق عن صاحب الحق المیت بمقدار ذٰلک لیکون ودیعۃ عنداللّٰہ تعالٰی فیوصل الی خصمائہ یوم القیمۃ "

"Someone in opposition to another man passed away who had no inheritor; this person is to give that amount (of wealth which he has from the deceased) as charity so that this charitable wealth remains as protection in the Majestic Court of Allāh Almighty; on the Day of Judgement, Allāh Almighty will cause that wealth to reach all those who opposed this person."

[Fatāwā Hindiyyah, vol 5, pg 157]

He further states that in fact the scholars state that whosoever hopes for reward for the wealth which such person donated, he becomes a disbeliever. It is mentioned in Khulāsah,

[1] A particular classification of Hadīth

"رجل تصدق من الحرام ويرجوا الثواب يكفر"

“If someone donated some unlawful wealth, and he is hopeful of reward from it, then he becomes a non-Muslim.”

[Khulāsah al-Fatāwā, vol 4, pg 387]

It is mentioned in ‘Ālamgīrī that,

" لوتصدق على فقير شيئا من المال الحرام و يرجوا الثواب يكفر"

“If someone has donated some unlawful wealth to a faqīr [poor person] and is hopeful of reward, so he will become a non-believer.”

[Fatāwā Hindiyyah, vol 2, ch 9, pg 272]

[Fatāwā Ridawiyyah, vol 21, pg 109-111]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri
Translated by Haider Ali